مسلسل اشاعت کے 64 سال

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

15 اکتوبر 2025، 21 ربیع الثانی 1447 ہجری، یکم کاتک 2082 بکرمی

FAO 80

Food and Agriculture Organization of the United Nations

16 October 2025

World Food Day

for **Better FoodS** and a **Better Future**

Scan for Website | Scan for YouTube | Scan for Facebook | Scan for Tik Tok

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21- سر آغا خان سوئم روڈ لاہور dgainformation@gmail.com

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

زیادہ گندم --- زیادہ خوشحالی

حکومتِ پنجاب

خوشخبری

کسان خوشحال
پنجاب خوشحال

گندم کی کاشت 2025-26

وزیراعلیٰ پنجاب کا گندم کے کاشتکاروں کیلئے احسن اقدام

کاشتکاروں سے گندم کی فصل 3500 روپے فی من

خریدنے کے لئے حکومت پنجاب اور پرائیویٹ سیکٹر میں معاہدہ

پنجاب کے بارانی علاقوں میں گندم کی کاشت 15 اکتوبر جبکہ آبپاش علاقوں میں 1 نومبر سے شروع

وزیراعلیٰ پنجاب گندم کے کاشتکاروں کے لیے خصوصی پیکج کا اعلان بھی جلد کریں گی

Scan for Website

Scan for Facebook

محکمہ زراعت، حکومتِ پنجاب

ایگریکلچرل ہیلپ لائن 0800-17000 روزانہ صبح 8:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک کال کریں

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

15 اکتوبر 2025ء، 21 ربیع الثانی 1447 ہجری، یکم کاتک 2082 بکرمی

مسلسل اشاعت کے 64 سال

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات

21- سر آغا خان سوئم روڈ، لاہور

042-99200729, 99200731

dgainformation@gmail.com

ziratnama@gmail.com

مجلس ادارت

سرپرست اعلیٰ: افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب

مدیر اعلیٰ	نوید عصمت کاہلوں
مدیر	رائے مدثر عباس
معاون مدیر	ریحان آفتاب
آن لائن ایڈیشن	محمد ریاض قریشی
گرافکس	ابرار حسین
کمپوزنگ	کاشف ظہیر
پروف ریڈنگ	سعدیہ منیر
فوٹوگرافی	عبدالرزاق، عثمان افضال

فہرست مضامین

- اداریہ: عالمی یوم خوراک اور حکومتی ترجیحات 5
- گندم کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی (2025-26) 6
- زرعی سفارشات 20
- محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر اعلانات کی تصویری جھلکیاں 24

جلد 64 شمارہ 20

ریسرچ انفارمیشن یونٹ

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ

فیصل آباد - فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ

ملتان - فون: 061-9201587

میڈیا لائزان یونٹ

ایگریکلچر کمپلیکس شمس آباد، مری روڈ

راولپنڈی - فون: 051-9292165

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

مشعلِ راہ

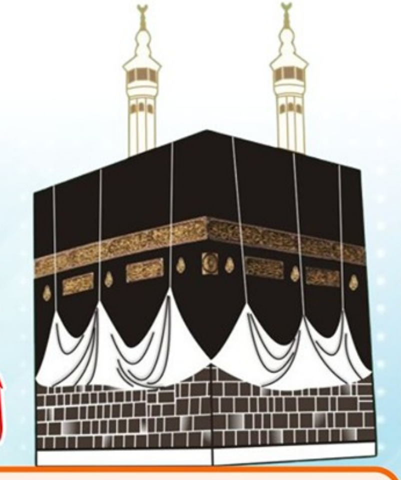

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ

انہوں نے کہا کہ تم لوگ سات سال متواتر کھیتی کرتے رہو گے تو جو (غلہ) کاٹو تھوڑے سے غلے کے سوا جو کھانے میں کام آئے اسے خوشوں میں ہی رہنے دینا۔ پھر اس کے بعد (خشک سالی کے) سات سخت (سال) آئیں گے کہ جو (غلہ) تم نے جمع کر رکھا ہوگا وہ اس سب کو کھا جائیں گے صرف وہی تھوڑا سا رہ جائے گا جو تم احتیاط سے رکھ چھوڑو گے۔ پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا کہ خوب مینہ برسے گا اور لوگ اس میں رس نچوڑیں گے۔

حدیثِ نبوی ﷺ

سیدنا ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ فرماتے تھے کہ مسلمان کو کوئی سختی (بیماری یا رنج وغم اور تکلیف) وغیرہ نہیں پہنچتی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے گناہ مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی کانٹا بھی چبھ جائے (تو اس کے بدلے میں بھی گناہ مٹا دیا جاتا ہے)۔

(کتاب المرضہ: مختصر صحیح بخاری:1949)

فرمودات

قومی خدمت اور احساس ذمہ داری کے شعور کی نشو ونما یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم آنے والی نسلوں کو پورے طور پر اس قابل بنا دیں کہ وہ اقتصادی زندگی کے مختلف شعبوں میں اس طرح حصہ لیں جو پاکستان کیلئے باعث عزت ہو۔

(پہلی کل پاکستان تعلیمی کانفرنس کراچی کو پیغام۔27 نومبر 1947ء)

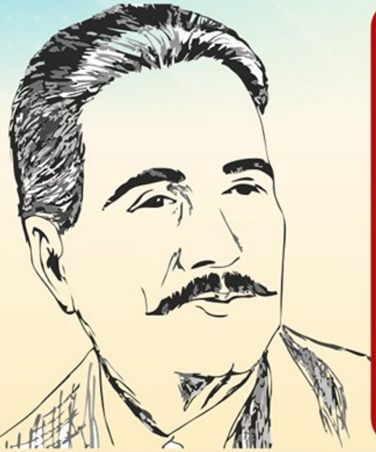

جو تھا نہیں، جو ہے نہ ہوگا، یہی ہے اک حرف مجرمانہ!
قریب تر ہے نمود جس کی، اُسی کا مشتاق ہے زمانہ!
مری صراحی سے قطرہ قطرہ نئے حوادث ٹپک رہے ہیں
میں اپنی تسبیح روزوشب کا شمار کرتا ہوں دانہ دانہ

(زمانہ: بالِ جبریل)

اداریہ

عالمی یوم خوراک اور حکومتی ترجیحات

عالمی ادارہ خوراک وزراعت کی طرف سے اس سال "بہتر خوراک اور مستقبل کے لئے باہمی تعاون" کو عالمی یوم خوراک کا موضوع بنایا گیا ہے کیونکہ غذائیت سے بھرپور خوراک حاصل کرنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے جو کہ بہتر زندگی اور مستقبل کی ضمانت ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک وزراعت کے زیر اہتمام ہر سال عالمی یوم خوراک 16 اکتوبر کو پوری دنیا میں منایا جاتا ہے جس کا بنیادی مقصد عالمی سطح پر غذائیت سے بھرپور خوراک کی فراہمی اور پیداوار میں اضافہ کے متعلق آگاہی پیدا کرنا ہے۔ دنیا بھر میں اس دن خوراک کی فراہمی سے متعلقہ تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں بنی نوع انسان کو خوراک بارے درپیش مسائل کا حل تجویز کیا جاتا ہے جس کی روشنی میں مختلف ممالک زرعی پیداوار میں اضافہ اور بہتر غذا کے حصول کے لئے حکمت عملی وضع کرتے ہیں۔

ورلڈ فوڈ پروگرام کے حالیہ سروے کے مطابق گلوبل ہنگر انڈیکس (Global Hunger Index) میں 127 ممالک میں سے پاکستان 109 ویں نمبر پر ہے اور اس کی 27.9 فیصد آبادی خوراک کی کمی کا شکار ہے۔ صوبہ پنجاب ملکی فوڈ باسکٹ کا کردار ادا کرتا ہے۔ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی قیادت میں ٹرانسفارمنگ پنجاب ایگریکلچر پلان پر من وعن عمل جاری ہے۔ سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب اور افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب کی شبانہ روز محنت اور اربوں روپے مالیت کے تاریخ ساز ڈویلپمنٹ پروگرامز کے ثمرات کاشتکاروں کی دہلیز تک پہنچائے جا رہے ہیں۔ 200 ارب روپے کی لاگت سے وزیراعلیٰ پنجاب کسان کارڈ فیز-II کے ذریعے بلاسود آسان قرضہ جات کی فراہمی، 10 ارب روپے کی لاگت سے فارم میکانائزیشن کو فروغ دینے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب ہائی پاور ٹریکٹر پروگرام کے تحت 9 ہزار 500 ٹریکٹرز کی 10 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر فراہمی، 9 ارب روپے کی لاگت سے مشینی کاشت کے فروغ سے زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے ہائی ٹیک فارم مشینری کی فراہمی، 8 ارب 82 کروڑ روپے کی لاگت سے بجلی و ڈیزل پر چلنے والے زرعی ٹیوب ویلوں کی سولر سسٹم پر منتقلی اور پوٹھوہار ریجن میں جدید زراعت کے فروغ کے لئے 7 ارب روپے کی لاگت سے ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد جاری ہے۔ 2 ارب روپے کی لاگت سے 4 ماڈل ایگری مالز کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے جہاں کاشتکاروں کو ایک ہی جگہ پر زرعی مداخل اور ٹیکنیکل ایڈوائزری فراہم کی جا رہی ہے۔ 10 مزید ایگریکلچر مال زیر تعمیر ہیں۔ 2 ارب 15 کروڑ روپے کی لاگت سے وزیراعلیٰ پنجاب زرعی گریجوایٹس انٹرنشپ پروگرام فیز-II کے تحت 1700 سے زائد زرعی گریجوایٹس 60 ہزار روپے ماہانہ وظیفہ پر فیلڈ میں ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ گندم کے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی کے لئے اور زیادہ رقبہ پر گندم کی کاشت کو یقینی بنانے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب گندم کے کاشتکاروں کے لئے خصوصی پیکج کا اعلان جلد کریں گی اور کاشتکاروں سے گندم کی فصل 3500 روپے فی من خریدنے کے لئے حکومت پنجاب اور پرائیویٹ سیکٹر میں معاہدہ ہو چکا ہے۔

یہ اُمید کی جاتی ہے کہ موجودہ حکومت کے ملکی تاریخ میں متعارف کرائے گئے ان تاریخ ساز کسان دوست اقدامات سے نہ صرف ملکی غذائی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد ملے گی بلکہ دیہی معیشت میں بہتری سمیت زرعی اجناس کی برآمدات میں اضافہ اور ملکی معیشت مستحکم ہوگی۔

گندم کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی 2025-26

گندم پاکستان میں سب سے زیادہ رقبہ پر کاشت ہونے والی اہم ترین فصل ہے یہ غذائی تحفظ کی ضمانت کے ساتھ معاشرتی استحکام کا باعث ہے۔ دنیا میں غذائی اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے گندم کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ صوبہ پنجاب میں گزشتہ برس گندم کی فصل تقریباً ایک کروڑ 62 لاکھ ایکڑ سے زائد رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 2 کروڑ 20 لاکھ ٹن سے زائد گندم کی پیداوار حاصل ہوئی۔ آبادی کے بڑھتے ہوئے رجحان کے سبب گندم کی ملکی ضروریات میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ اسے پورا کرنے اور گندم کی فصل کو مزید منافع بخش بنانے کے لئے گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ناگزیر ہے۔ منظور شدہ ترقی دادہ اقسام کی کاشت اور جدید پیداواری ٹیکنالوجی کو بروئے کار لا کر گندم کی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

سفارش کردہ اقسام

❖ برائے آبپاش علاقہ جات

نمبر شمار	قسم	ادارہ	سن اجراء
1	سویرا-24	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2025
2	فلک-24	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2025
3	چمپئن	ایرڈ زون ریسرچ انسٹیٹیوٹ بھکر	2025
4	عروج-22	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2022
5	نشان-21	ایرڈ زون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	2021
6	دِلکش-20	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2021
7	سبحانی-21	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2021
8	ایم ایچ-21	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2021
9	ڈیورم-2021	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2021
10	صادق-21	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ بہاولپور	2021
11	نواب-21	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ بہاولپور	2021
12	این اے آر سی سپر	این اے آر سی، اسلام آباد	2021
13	رہبر-21	نیلم سیڈ کمپنی جہانیاں	2021
14	اکبر-19	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2019
15	بھکر سٹار-19	ایرڈ زون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	2016
16	غازی-19	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ بہاولپور	2016
17	فخر بھکر-17	ایرڈ زون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	2017
18	اناج-17	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2017
19	اجالا-16	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2016
20	زنکول-16	این اے آر سی، اسلام آباد	2016
21	بورلاگ-16	این اے آر سی، اسلام آباد	2016
22	جوہر-16	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ بہاولپور	2016
23	فیصل آباد-2008	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2008

برائے بارانی علاقہ جات

نمبر شمار	قسم	ادارہ	سن اجراء	نمبر شمار	قسم	ادارہ	سن اجراء
1	شیراز-23	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	2025	5	مرکز-19	این اے آر سی، اسلام آباد	2019
2	عروج-22	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2022	6	بارانی-17	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال	2017
3	نشان-21	ایریڈ زون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	2021	7	فتح جنگ-16	بارانی زرعی تحقیقاتی اسٹیشن، فتح جنگ	2016
4	ایم اے-21	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	2021	8	پاکستان-13	این اے آر سی، اسلام آباد	2013

اقسام سے متعلقہ ضروری نوٹ

- اکبر-19، نواب-21 اور زنکول-16 غذائیت کے اعتبار سے نسبتاً زنک کی زیادہ مقدار کی حامل اقسام ہیں۔
- عروج-22 و نشان-21 آبپاش و بارانی دونوں علاقہ جات کے لئے منظور شدہ ہے۔
- فیصل آباد-2008، پاکستان-13 اور بارانی-17 کُنگی سے متاثر ہوتی ہیں لہٰذا ان کو کم رقبہ پر کاشت کیا جائے۔
- صادق-21 اور نواب-21 جنوبی پنجاب میں کاشت کے لئے زیادہ موزوں ہیں۔
- ڈیورم-2021 گندم کی الگ نوعیت کی قسم ہے جو صنعتی استعمال یعنی پاستہ مصنوعات (نوڈلز وغیرہ) بنانے کے لئے موزوں ہے۔

گندم کا وقتِ کاشت

آبپاش علاقہ جات	بہترین وقتِ کاشت یکم نومبر تا 20 نومبر ہے تاہم 30 نومبر تک گندم کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ اگر پچھیتی کاشت کی مجبوری ہو تو کچھ مجوزہ اقسام 10 دسمبر تک کاشت کی جاسکتی ہیں۔
بارانی علاقہ جات	15 اکتوبر تا 15 نومبر، تاہم زمین میں میسر نمی اور درجہ حرارت کو مدِنظر رکھتے ہوئے بوائی اکتوبر کے پہلے ہفتہ سے شروع کی جاسکتی ہے۔

پچھیتی کاشتہ گندم کی پیداوار میں کمی

تحقیق کے مطابق پچھیتی کاشتہ فصل کی پیداوار میں روزانہ کی بنیاد پر بتدریج کمی آنا شروع ہو جاتی ہے۔ دانہ بننے اور بھرنے کے دوران اگر درجہ حرارت زیادہ بڑھ جائے تو پچھیتی کاشتہ گندم کی پیداوار میں نمایاں کمی آتی ہے۔ مزید یہ کہ پچھیتی کاشت میں بیج اُگنے میں زیادہ دن لیتا ہے، پودا شگوفے کم بناتا ہے اور سٹے چھوٹے رہ جاتے ہیں۔

موسمیاتی تبدیلیاں اور گندم کا وقتِ کاشت

آب و ہوا میں ہونے والی غیر متوقع تبدیلیوں (Climate change) کے اثرات فصل کے وقت کاشت پر بھی مرتب ہو رہے ہیں۔ تجربات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر دسمبر کے مہینے میں درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہے تو اگیتی کاشتہ (آبپاش علاقوں میں اکتوبر کاشتہ) گندم زیادہ متاثر ہوتی ہے اور اگر مارچ اور اپریل کے مہینوں میں درجہ حرارت معمول سے زیادہ ہو جائے تو پچھیتی کاشتہ گندم کی پیداوار میں کمی آتی ہے۔ لہٰذا سفارش کردہ وقت پر گندم کی فصل کاشت کریں تا کہ آب و ہوا میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے ہونے والے نقصان کو کم سے کم کیا جا سکے۔ اقسام عروج، اکبر اور بھکر ستار گرمی کو بہتر طریقے سے برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

شرح بیج

آبپاش علاقہ جات

بلحاظ وقتِ کاشت درج ذیل شرح بیج رکھیں۔ اگاؤ کی شرح 85 فیصد سے زیادہ ہو، بصورت دیگر شرح بیج میں اس کے مطابق اضافہ کر لینا چاہیے۔

وقتِ کاشت		شرح بیج
بروقت کاشت	یکم نومبر تا 20 نومبر	40 کلوگرام فی ایکڑ
پچھیت کاشت	21 نومبر تا 30 نومبر	45 کلوگرام فی ایکڑ
انتہائی پچھیت کاشت	یکم دسمبر تا 10 دسمبر	50 کلوگرام فی ایکڑ

بارانی علاقہ جات

بارانی علاقوں میں بیج کی شرح 50 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔

نوٹ

- پچھیتی کاشت میں بیج کی شرح ایک حد (50 کلوگرام فی ایکڑ) تک بڑھانے سے بنیادی شاخوں میں اضافہ ہوتا ہے جس سے پیداوار پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ مزید براں شرح بیج میں مذکورہ اضافہ جڑی بُوٹیوں کے کنٹرول کے لئے بھی معاون ثابت ہوتا ہے کیونکہ فصل کے پودوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے جڑی بُوٹیوں کو پھلنے پھُولنے کا موقع کم ملتا ہے۔

بیج کی دستیابی

گندم کی ترقی دادہ اقسام کا بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ڈپوؤں، سیل پوائنٹس، سونا(FFC) سینٹر اور ڈیلروں سے دستیاب ہے۔ کاشتکار اس سہولت سے فائدہ اُٹھائیں اور بیماریوں سے پاک، تصدیق شُدہ بیج استعمال کریں۔ اس سال پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پاس گندم کی مختلف اقسام کا تصدیق شُدہ بیج تقریباً مندرجہ ذیل مقدار میں دستیاب ہے۔ کاشتکار بیج خریدتے وقت تصدیق شُدہ بیج کے متعلقہ فیڈرل سیڈ سرٹیفیکیشن کے ٹیگ کی تسلی ضرور کریں۔

قسم	تھیلے (فی 50 کلوگرام)	قسم	تھیلے (فی 50 کلوگرام)	قسم	تھیلے (فی 50 کلوگرام)
دلکش-20	203071	ایم اے-21	4704	شیراز - 24	1246
اکبر-19	189002	سویرا - 24	4468	وفاق	1153
عروج-22	119673	فلک - 24	3219	پاکستان-13	1076
نشان-21	33280	صادق-21	3158	ایم ایچ-21	667
فخرِ بھکر-17	15720	چیمپئن - 24	1999	این اے آر سی	136
سبحانی-21	5842	فیصل آباد -2008	1447	دیگر	2757

کُل = 592618 تھیلے (فی 50 کلوگرام)

بیج کو زہر لگانا

گندم کی مختلف بیماریوں میں کانگیاری، کرنال بنٹ، گندم کی بلاسٹ اور اُکھیڑا وغیرہ عام طور پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پیداوار میں نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ ان کے تدارک کے لئے بیج کو بوائی سے پہلے تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب دو تا اڑھائی گرام یا امیڈا کلوپرڈ+ٹیبوکونازول بحساب 2 ملی لٹر فی کلو گرام بیج لگائیں۔

زہر لگانے کا طریقہ

بہتر ہے کہ بیج کو زہر لگانے کے لئے گھومنے والا ڈرم استعمال کریں تاہم اگر یہ میسر نہ ہو تو پلاسٹک کی ایک بوری میں وزن شُدہ بیج اور سفارش کردہ زہر ڈال کر بوری کا منہ باندھیں اور دونوں طرف سے پکڑ کر اچھی طرح ہلائیں تا کہ بیج کے ہر دانے کو زہر لگ جائے خیال رہے کہ بوری کو تقریباً آدھا بھرا جائے تا کہ دوائی اچھی طرح بیج کے ساتھ لگ سکے۔

زمین کو ہموار کرنا

کسی بھی فصل کی بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لئے کھیت کا اچھی طرح ہموار ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس طرح کھیت یکساں سیراب ہوتا ہے اور فصل کا اُگاؤ یکساں اور بہتر ہوتا ہے، نیز زرعی مداخل بھی یکساں طور پر سارے کھیت میں تقسیم ہوتے ہیں۔ سب سے اہم یہ کہ گندم کی فصل کو دی جانے والی آبپاشی خصوصاً پہلی آبپاشی مطلوبہ اور یکساں مقدار میں دی جا سکتی ہے اور پانی کی کمی یا زیادتی کا فصل پر بُرا اثر نہیں پڑتا اور فصل کی بڑھوتری بہتر رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کھیت کو ہموار کیا جائے، زیادہ بہتر ہے کہ اس مقصد کے لئے لیزر لینڈ لیولر استعمال کیا جائے۔

زمین کی تیاری وطریقہ کاشت

برائے آبپاش علاقہ جات

- گندم کی بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لئے زمین اچھی طرح تیار کریں۔ وریال کھیتوں میں دو تا تین مرتبہ وقفہ وقفہ سے ہل چلائیں تاکہ جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں اور زمین میں موجود غذائی عناصر پودے کے لئے قابل حصول حالت میں تبدیل ہو جائیں۔
- راؤنی سے پہلے کھیتوں کو چھوٹے چھوٹے کیاروں میں تقسیم کریں تاکہ مناسب پانی یکساں اور مطلوبہ مقدار میں دیا جا سکے۔
- راؤنی کے بعد وتر آنے پر بوائی سے کچھ دن پہلے صبح سویرے ہل چلائیں اور سہاگہ دیں۔ یہ عمل دو تین بار دوہرانے سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں اور زمین کے نیچے کی نمی اُوپر آجاتی ہے جو گندم کے اچھے اُگاؤ کی ضامن ہے۔ یہ داب کا طریقہ ہے اور یہ اگیتی اور درمیانی کاشت میں باآسانی اختیار کیا جا سکتا ہے لیکن پچھیتی کاشت میں وقت کی کمی کے پیش نظر موزوں نہیں ہے۔
- سیلابہ کے علاقہ میں زمین کو ہموار کر کے گہرا ہل چلائیں تاکہ مناسب نمی میسر ہو۔ آخری تیاری میں بھاری اور میرا زمین میں دو بار جبکہ ہلکی اور ریتلی زمین میں صرف ایک بار ہل چلائیں اور سہاگہ دیں۔

پنجاب کے آبپاش علاقوں میں گندم کی بیشتر کاشت کپاس، دھان، کماد یا مکئی کے وڈھ میں اور کچھ رقبہ پر وریال زمینوں پر کی جاتی ہے۔ مختلف حالات میں گندم کی کاشت کے طریقہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کپاس، مکئی اور کماد کے بعد گندم کی کاشت

وتر کا طریقہ

سابقہ فصل کے کاٹنے سے 15 تا 20 یوم قبل کھیت کو پانی دیں تاکہ چھڑیاں وغیرہ کاٹتے وقت زمین وتر حالت میں ہو اور کم سے کم وقت میں اچھی تیاری ہو سکے اور بروقت گندم کاشت کی جا سکے۔ چھڑیاں وغیرہ کاٹنے کے فوراً بعد دو مرتبہ ہل اور ایک مرتبہ روٹاویٹر چلائیں۔ اگر روٹاویٹر میسر نہ ہو تو بھاری سہاگہ دیں۔ اس کے بعد بوائی بذریعہ ڈرل کریں تاکہ بیج یکساں اور مناسب گہرائی پر جائے اور اُگاؤ بہتر ہو۔

خشک طریقہ

سابقہ فصل کی برداشت کے بعد اگر زمین میں وتر نہ ہو تو اس میں دو مرتبہ عام ہل اور ایک مرتبہ روٹاویٹر یا ڈسک ہیرو چلائیں۔ بوائی بذریعہ ڈرل کریں اور مناسب کیارے بنا کر کھیت کو پانی لگا دیں۔ خیال رہے کہ ڈرل کردہ بیج کی گہرائی ایک انچ سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرح وقت کی بچت ہوتی ہے اور اُگاؤ بھی جلدی ہوتا ہے کیونکہ بیج کو مطلوبہ پانی وافر مقدار میں میسر آتا ہے۔ یہ طریقہ ہلکی میرا اور ریتلی زمین کے لئے موزوں ہے جبکہ بھاری زمینوں کے لئے موزوں نہیں ہے۔

گپ چھٹ کا طریقہ

پچھلی فصل کی برداشت کے بعد روٹاویٹر چلائیں۔ دو مرتبہ عام ہل چلائیں اور بھاری سہاگہ دیں۔ بعد ازاں کیاروں کے لئے وٹیں بنائیں اور کھیت کو پانی لگا دیں اور پھر 4 تا 6 گھنٹے کے لئے بھگوئے ہوئے بیج کا چھٹہ دیں۔ یہ طریقہ کلراٹھی زمینوں میں گندم کی کاشت کے لئے موزوں ہے کیونکہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے نمکیات کے مضر اثرات کم ہوتے ہیں۔ سخت اور کمزور نکاس والی زمینوں میں اس طریقہ سے گندم کاشت کرنے کیلئے بیج کو بھگونا ضروری نہیں ہے بلکہ بیج کا چھٹہ دینے سے پہلے پانی جذب ہونے کا انتظار کیا جائے۔

دھان کے بعد گندم کی کاشت

زمین کی نوعیت کے مطابق دھان کی فصل کو برداشت سے 15 تا 25 روز قبل پانی دینا بند کردیں تاکہ فصل برداشت ہونے تک زمین وتر حالت میں آجائے اور بغیر انتظار کئے زمین تیار کر کے گندم کاشت کی جاسکے۔ دھان کی برداشت کے بعد وتر حالت میں ایک مرتبہ روٹاویٹر (Rotavator) یا دو دفعہ ڈسک ہیرو چلائیں۔ اس کے بعد ہل چلائیں اور سہاگہ دیں اور گندم کی بوائی کردیں۔ یاد رہے دھان کی کٹائی کے بعد دھان کے مڈھوں اور باقیات کو آگ نہ لگائیں کیونکہ یہ ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا باعث ہے۔ انسانی صحت پر اسکے دھوئیں کے مضر اثرات ہوتے ہیں اور فصل کی باقیات و زمین میں موجود اہم غذائی عناصر، مفید کیڑے اور خوردبینی جاندار جل کر ضائع ہوجاتے ہیں۔

زیرو ٹیلج یعنی زمین کی تیاری کے بغیر کاشت

اگر زیرو ٹیلج ڈرل یا سپر سیڈر (Super Seeder) میسر ہو تو دھان یا کسی بھی دوسری فصل کی برداشت کے بعد بغیر زمین تیار کئے اس کے ساتھ گندم کی بوائی کریں۔ اس سے نہ صرف زمین کی تیاری پر آنے والے اخراجات کی بچت ہوتی ہے بلکہ فصل کی بروقت کاشت کو بھی یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ کمبائن ہارویسٹر سے دھان کی برداشت کے بعد کھیتوں میں ڈھیریوں کی شکل میں موجود فصل کی باقیات کو پھیلا دیں اور پھر زیرو ٹیلج ڈرل یا سپر سیڈر سے گندم کی کاشت کریں۔ اس طریقہ کاشت کو اختیار کرتے ہوئے ماحولیاتی آلودگی (سموگ) میں کمی کی جاسکتی ہے۔ اس طریقہ کو اختیار کرنے کے لئے زمین میں وتر کی مقدار مناسب ہونی چاہئے تاکہ اُگاؤ بہترین ہوسکے۔ تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دھان کی فصل کو کمبائن ہارویسٹر سے ذرا اونچا کاٹا جائے تو سپر سیڈر کے ساتھ گندم کی بوائی زیادہ اچھے طریقے سے ہوتی ہے۔ سپر سیڈر کی اہمیت کے مدنظر محکمہ زراعت حکومت پنجاب اب بھاری سبسڈی فراہم کررہا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ کاشتکار اس سے مستفید ہوسکیں۔

ڈرل کاشت اور اس کی افادیت

ڈرل کے ذریعے کاشت سے بیج ایک جیسے فاصلے پر یکساں گہرائی میں گرتے ہیں جس سے بیج کا اگاؤ بہتر اور یکساں ہوتا ہے پودے سے پودے اور قطار سے قطار کا یکساں فاصلہ اور مناسب گہرائی کی وجہ سے گندم کی جڑیں زیادہ پھیلتی ہیں جس کی وجہ سے شگوفے زیادہ بنتے ہیں جو کہ چھٹہ کے مقابلہ میں زیادہ پیداوار کا سبب بنتی ہے مزید برآں ڈرل کے ذریعے کاشت سے کھادوں کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔ کھاد چونکہ پودوں کی جڑوں کے قریب گرتی ہے اور اس طرح فصل کھاد کا ہر دانہ استعمال کرسکتی ہے۔ ڈرل سے کاشت کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ بیج اڑھائی انچ سے زیادہ گہرائی تک نہیں جانا چاہیئے کیونکہ اس طرح بیج دیر سے اُگتا ہے اور شگوفے بھی کم بنتے ہیں۔ ڈرل کے ذریعے کھاد استعمال کرتے وقت بیج اور کھاد ہرگز مکس نہ کریں بلکہ علیحدہ علیحدہ بکس میں ڈالیں اور نائٹروجنی کھاد مثلاً یوریا وغیرہ ڈرل کے ذریعے ہرگز استعمال نہ کریں۔ بوائی کرتے وقت ڈرل کو چیک کرتے رہیں، اگر بیج یا کھاد گرانے والا کوئی پائپ مٹی وغیرہ سے بند ہوجائے یا اس میں سے بیج / کھاد نہ گر رہی ہو تو مشین کو روک کر اسے ٹھیک کریں اور پھر بوائی شروع کریں۔

ڈرل مشین کی کیلی بریشن

استعمال سے پہلے ایک دفعہ ڈرل مشین کی کیلی بریشن کرلیں یعنی اس کی بیج گرانے کی شرح کو جانچ لیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیج والے بکس میں بیج ڈالیں۔ ہر سیڈ ٹیوب کے آگے پلاسٹک کا لفافہ چڑھالیں۔ ڈرل کو ٹریکٹر کے ذریعے تھوڑا اوپر اٹھا کر اس طرح چلائیں کہ ڈرل کو گھمانے والا پہیہ زمین کے ساتھ لگ کر چلتا رہے اور بیج گر کر سیڈ ٹیوبوں کے منہ پر چڑھائے ہوئے لفافوں میں جمع ہوتا رہے۔ کچھ فاصلے پر جا کر ڈرل کو روک دیں اور لفافوں میں جمع شُدہ بیج کا وزن کرلیں۔ ڈرل کی چوڑائی اور طے کردہ فاصلے کو ضرب دے کر رقبہ معلوم کرلیں۔ لفافوں سے حاصل

شُدہ بیج کے وزن کو اس رقبہ پر تقسیم کریں تو بیج کی شرح فی اکائی رقبہ معلوم ہو جائے گا اور پتا چل جائے گا کہ یہ ڈرل ایک ایکڑ میں کتنا بیج گرائے گی۔ اس طرح سفارش کے مطابق بیج کی شرح کم یا زیادہ کرنے کے لئے ڈرل کی گیج کو ایڈجسٹ کیا جاسکتا ہے۔

مثال

ٹیوبوں کے آگے لگائے گئے لفافوں میں جمع شدہ بیج کا وزن	=	500 گرام
ڈرل کی چوڑائی	=	8 فٹ
طے کردہ فاصلہ	=	30 فٹ
طے کردہ رقبہ (لمبائی × چوڑائی)	=	240 مربع فٹ
بیج کی شرح	=	500/240
	=	2.08 گرام فی مربع فٹ
	=	90 کلوگرام فی ایکڑ تقریباً

اوپر دی گئی مثال کے مطابق یہ ڈرل 90 کلوگرام بیج فی ایکڑ گرائے گی جو کہ سفارش کردہ مقدار سے تقریباً دوگنا ہے، اس لئے اس کی گیج کو ایڈجسٹ کر کے کم کریں اور دوبارہ وہی عمل دوہرائیں تا کہ اس کو سفارش کردہ مقدار پر فکس کیا جاسکے۔ کمبائنڈ ڈرل کی صورت میں کھاد والے بکس کی ایڈجسٹمنٹ بھی علیحدہ سے اسی طریقہ کے مطابق کرنا ضروری ہے۔

پٹڑیوں پر کاشت (Bed Planting)

پٹڑیوں پر کاشت سے پانی کی کمی اور زیادتی دونوں پر قابو پایا جاسکتا ہے یعنی فصل کی ضرورت کے مطابق بہتر طریقے سے پانی لگایا جاسکتا ہے اور بارش زیادہ ہونے پر پانی کی نکاسی بھی زیادہ آسان ہے نیز فصل پٹڑیوں پر پانی کی زیادتی کے دباؤ سے محفوظ بھی رہتی ہے۔ فصل کی جڑیں زمین میں زیادہ گہری چلی جاتی ہیں اور مضبوط ہونے کی وجہ سے آندھی یا بارش کی وجہ سے فصل نہیں گرتی۔ فصل زیادہ بارش یا پہلے پانی کے بعد پیلی نہیں ہوتی اور روایتی طریقہ کی نسبت اچھی پیداوار دیتی ہے مزید براں پٹڑیوں پر کاشت کی گئی گندم میں کماد کی مخلوط کاشت بھی آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ مارکیٹ میں بیڈ پلانٹر مشین بھی میسر ہے۔

بوائی کے بعد کھیلیاں بنانا

محکمہ زراعت پنجاب شعبہ اڈاپٹیو ریسرچ، شعبہ ریسرچ اور پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کے تجربات کے مطابق یہ اخذ کیا گیا ہے کہ جو زمینیں جلد پانی جذب نہیں کرتیں وہاں پر چھٹہ کے طریقہ سے گندم کی بوائی کرنے کے بعد رجر کے ساتھ کھیلیاں بنائی جاسکتی ہیں۔ اس طریقہ کاشت سے آب پاش علاقوں میں مثبت نتائج حاصل ہوئے ہیں خصوصاً چاول کے علاقہ اور چکنی زمینوں پر بہت زیادہ فوائد حاصل ہوئے ہیں تاہم ریتلی زمینوں میں یہ طریقہ موزوں نہیں ہے۔

بارانی علاقوں میں طریقہ کاشت

سبز کھاد کا استعمال (Green manuring)

بارانی علاقوں میں جون کے مہینہ میں اگر جنتر اور گوار وغیرہ کاشت کیا جائے اور 15 سے 20 اگست تک (تقریباً 2 مہینے بعد) اسے زمین میں ہل چلا کر دبا دیا جائے تو زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے اور گندم کی اچھی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خریف کے موسم میں فصلات کاشت کرنے سے زمین کی زرخیزی اور نمی محفوظ رکھنے کی استطاعت بڑھ جاتی ہے نیز جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

وتر محفوظ کرنا اور طریقِ کاشت

مُون سُون کی پہلی بارش کے بعد کھیت میں مولڈ بولڈ (مٹی پلٹنے والا ہل) یا چیزل پلو چلائیں تا کہ زمین کافی گہرائی تک بُھربُھری ہو جائے اور زیادہ سے زیادہ پانی جذب کر سکے۔ گندم کی کاشت سے قبل ضرورت کے مطابق ہل چلا کر سہاگہ دیں تا کہ جڑی بوٹیاں تلف ہوسکیں اور زمین پر بُھربُھری مٹی کی تہہ بن جائے اور زیادہ پانی جذب ہو کر محفوظ ہو سکے۔ بوائی سے پہلے دو مرتبہ عام ہل چلائیں اور بھاری

سہاگہ دیں تاکہ وتر زمین کی اُوپر والی تہہ میں آجائے۔گندم بذریعہ ڈرل کاشت کریں۔سفارش کردہ کھاد کی ساری مقدار بوائی سے پہلے زمین کی تیاری کے وقت ڈالیں۔

گندم کے لئے کھادوں کی سفارشات

گندم کی بھرپُور پیداوار کے حصول کے لئے کھادوں کا استعمال اپنے ضلع میں موجود لیبارٹری سے زمین کا تجزیہ کرواکر زمین کی بنیادی زرخیزی، کلراٹھاپن، اس کی قسم اورنوعیت، دستیاب نہری یا ٹیوب ویل کے پانی کی مقدار اور حالت، مختلف فصلوں کی کثرت کاشت اور پچھلی فصل وغیرہ کو مدِ نظر رکھ کر کریں۔

آبپاش علاقوں میں کھادوں کی سفارشات

نوعیت زرخیزی زمین	غذائی عناصر (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوریوں میں) فی ایکڑ
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
کمزور زمین نامیاتی مادہ 0.86% تک فاسفورس 7 پی پی ایم تک پوٹاش 80 پی پی ایم تک	64	46	25	دو بوری ڈی اے پی + دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی **یا** پانچ بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + پونے تین بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی **یا** تین بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + دو بوری نائٹروفاس + سوا تین بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی **یا** دو بوری ٹی ایس پی + پونے تین بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی
اوسط زرخیز زمین نامیاتی مادہ 0.86% تا 1.29% فاسفورس 7 تا 14 پی پی ایم پوٹاش 80 تا 180 پی پی ایم	54	34	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + پونے دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی **یا** ایم او پی **یا** پونے چار بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + سوا دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی **یا** دو بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + ڈیڑھ بوری نائٹروفاس + تین بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ایک بوری ایس او پی ایم او پی **یا** ڈیڑھ بوری ٹی ایس پی + سوا دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی
زرخیز زمین نامیاتی مادہ 1.29% سے زائد فاسفورس 14 پی پی ایم سے زائد پوٹاش 180 پی پی ایم سے زائد	46	30	25	سوا بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی ایم او پی **یا** سوا تین بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی **یا** دو بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + سوا بوری نائٹروفاس + اڑھائی دو بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی

بارانی علاقوں میں کھادوں کی سفارشات

سالانہ بارش	غذائی عناصر (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوریوں میں) فی ایکڑ
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
کم بارش کا علاقہ (سالانہ بارش350 ملی میٹر تک) راجن پور، لیہ، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، بھکر، میانوالی اور خوشاب کے بارانی علاقے جنڈ، پنڈی گھیپ	32	23	12	ایک بوری ڈی اے پی + ایک بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی/ایم او پی یا ایک بوری ٹی ایس پی + ڈیڑھ بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی/ایم او پی
درمیانی بارش کا علاقہ (سالانہ بارش350 سے600 ملی میٹر تک) چکوال، تلہ کنگ اور پنڈ دادن خان کے علاقہ جات	40	28	12	سوا بوری ڈی اے پی + سوا بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی /ایم او پی
زیادہ بارش کا علاقہ (600 ملی میٹر سے زیادہ) راولپنڈی، اٹک، جہلم، سوہاوہ، نارووال، گجرات، کھاریاں، اور شکر گڑھ کے علاقہ جات	48	34	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی

یہ سفارشات سوائل فرٹیلٹی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور کی سفارش کردہ ہیں

کھادوں کے استعمال کا طریقہ

- فاسفورسی اور پوٹاش کھاد کی ساری مقدار اور نائٹروجنی کھاد کی پہلی قسط بوائی کے وقت استعمال کریں۔
- زیادہ بہتر ہے کہ بوائی کے وقت فاسفورسی اور پوٹاش کھاد کا استعمال ڈرل کے ذریعہ کریں، اس سے کھادوں کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔
- نائٹروجنی کھاد 2 یا 3 برابر اقساط میں استعمال کریں جبکہ ریتلے علاقوں میں 4 یا زیادہ اقساط میں ڈالیں کیونکہ ایسی زمینوں میں اس کے ضائع ہونے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔

- اگر فاسفورسی یا پوٹاش کھاد بوقت کاشت نہ ڈالی جاسکے تو پہلے پانی کے ساتھ ڈال دیں۔ چھیٹی کاشت کی صورت میں کھادوں کی پوری مقدار بوقت بوائی ہی ڈال دیں۔
- بارانی علاقوں میں کھاد کی ساری مقدار بوقت بوائی استعمال کریں۔
- شورزدہ/ کلراٹھی زمینوں میں کیمیائی تجزیہ کے مطابق مون سون سے پہلے جپسم استعمال کریں۔
- ترقی پسند کاشتکار 2 بوری ڈی اے پی فی ایکڑ استعمال کریں۔

گندم میں عناصر صغیرہ کا استعمال

گندم کی فصل کے لئے زنک سلفیٹ ($ZnSO_4$) 33 فیصد بحساب 5 کلو گرام اور بورک ایسڈ 17 فیصد بحساب 2.50 کلوگرام فی ایکڑ بوائی کے وقت استعمال کرنے سے گندم کی پیداوار پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اگر سابقہ فصل میں زنک سلفیٹ استعمال کی گئی ہو تو گندم کی فصل میں اس کا استعمال نہ کریں۔

نوٹ:۔ اگر عناصر صغیرہ بوائی کے وقت نہیں ڈالے گئے تو پھر جب فصل گوبھ کی حالت میں ہو تو اس وقت زنک سلفیٹ (33%)350 گرام، کاپر سلفیٹ 350 گرام، فیرس سلفیٹ 350 گرام، مینگانیز سلفیٹ 350 گرام، بورک ایسڈ 350 گرام کو 100 لٹر پانی میں ملا کر فی ایکڑ سپرے کریں۔ اس سپرے سے دانوں کا سائز بہتر ہوجاتا ہے جس سے فصل کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔

دیسی و سبز کھاد کا استعمال

ہماری زمینوں میں نامیاتی مادہ کی مقدار کافی کم ہے ،اس لئے زمین کی بنیادی زرخیزی اور طبعی حالت کو برقرار رکھنے کے لئے اور کیمیائی کھادوں کی قیمت میں اضافہ کے پیشِ نظر دیسی یا سبز کھاد کا استعمال بہت ضروری ہے۔ گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 8 تا 10 ٹن (تین سے چار ٹرالی) فی ایکڑ استعمال کریں یا پھر گندم کی فصل سے قبل گوار، جنتر یا دیگر پھلی دار اجناس کاشت کریں اور پھول آنے پر، بطور سبز کھاد زمین میں دبا دیں۔ خیال رہے کہ یہ عمل گندم کی بوائی سے دو ماہ قبل کریں اور ہر دو تین سال بعد ضرور دہرائیں۔ چاول کے علاقہ میں جہاں پر گندم کے بعد چاول کی باسمتی اقسام کاشت کرنا مقصود ہوں، وہاں گندم کی برداشت کے بعد جنتر یا دیگر پھلی دار اجناس کاشت کی جاسکتی ہیں۔ یہ فصلات باسمتی دھان کی منتقلی سے 15 تا 20 دن پہلے ہل چلا کر زمین میں ملا دی جائیں تو بھی زمین کی زرخیزی کو بحال رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

آبپاشی

مختلف فصلات کے بعد کاشتہ گندم کی درج ذیل طریقہ کار کے مطابق آبپاشی کریں۔ تاہم موسم کی نوعیت، زمین کی ساخت اور فصل کی ضرورت کے مطابق پانی لگانے کے جدول میں ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔

❖ کپاس، مکئی اور کماد کے بعد کاشتہ گندم

پہلا پانی: شگوفے نکلتے وقت یعنی بوائی کے 20 تا 25 دن بعد۔ (اُوپر کی جڑیں نکلتے وقت)

اس مرحلے پر پانی کی اَشد ضرورت ہوتی ہے اور پانی دیر سے لگانے کی صورت میں پودا شگوفے کم بناتا ہے اور فی پودا سٹوں کی تعداد کم ہوجاتی ہے۔

دوسرا پانی: بوائی کے 80 تا 90 دن بعد (گوبھ کے وقت)

اس وقت سٹہ بن رہا ہوتا ہے اور باہر نکلنے کے مراحل میں ہوتا ہے۔ اگر اس مرحلے پر پانی نہ دیا جائے یا تاخیر سے دیا جائے تو سٹے چھوٹے رہ جاتے ہیں اور ان میں دانوں کی تعداد کم رہ جاتی ہے اور پیداوار میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

تیسرا پانی: دانہ بننے کی ابتداء یعنی بوائی کے 125 تا 130 دن بعد۔(دودھیا حالت)

یہ سٹے میں دانہ بننے اور بھرنے کا وقت ہے۔اگر اس مرحلے پر پانی نہ دیا جائے یا تاخیر سے دیا جائے تو دانے کا سائز چھوٹا اور وزن کم رہ جاتا ہے جس سے پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

نوٹ۔ اگر موسم متواتر گرم اور خشک رہے تو پہلے اور دوسرے نیز دوسرے اور تیسرے پانی کے درمیانی وقفہ میں ضرورت کے مطابق ایک زائد پانی لگائیں۔

❖ دھان کے بعد کاشتہ گندم

پہلا پانی: بوائی کے 35 تا 45 دن بعد

دھان کے وڈھ میں چونکہ وتر زیادہ ہوتا ہے اس لئے گندم کی فصل کو پہلا پانی قدرے تاخیر سے لگایا جائے تاکہ زمین نرم رہے، پودے کی جڑوں کو ہوا کی مناسب فراہمی جاری رہے اور پودا زیادہ جڑیں اور شگوفے بنا سکے۔

دوسرا پانی: بوائی کے 80 تا 90 دن بعد(گوبھ کے وقت)

تیسرا پانی: دانہ بننے کی ابتدا یعنی بوائی کے 125 تا 130 دن بعد(دودھیا حالت)

❖ پچھیتی کاشتہ فصل کو آبپاشی

پہلا پانی: شاخیں نکلتے وقت(بوائی کے 25 تا 30 دن بعد)

دوسرا پانی: گوبھ کے وقت(بوائی کے 70 تا 80 دن بعد)

تیسرا پانی: دانے بننے کی ابتدائی حالت(بوائی کے 110 تا 115 دن بعد)(دودھیا حالت)

❖ تھل کے علاقہ جات میں گندم کی فصل کو آبپاشی

تھل کے علاقہ جات اور دیگر گرم ریتلے علاقوں میں مقامی موسمی حالات کے پیشِ نظر گندم کی فصل کو آبپاشی مندرجہ ذیل جدول کے مطابق کرنی چاہیئے۔

پہلا پانی: بوائی کے 20 تا 25 دن بعد

دوسرا پانی: شاخیں نکلتے وقت(بوائی کے 40 تا 45 دن بعد)

تیسرا پانی: گوبھ کے وقت (بوائی کے 70 تا 75 دن بعد)

چوتھا پانی: پھول بنتے وقت (بوائی کے 90 تا 95 دن بعد)

پانچواں پانی: دانے بنتے وقت (بوائی کے 110 تا 115 دن بعد)

چھٹا پانی: دانے بھرتے وقت(بوائی کے 130 تا 135 دن بعد)

جڑی بوٹیوں کی تلفی

گندم کی زیادہ اور معیاری پیداوار حاصل کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں کی تلفی انتہائی ضروری ہے۔اس کے لیے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کریں۔

غیر کیمیائی انسداد

- فصلوں کا ادل بدل کریں اور گندم والے کھیتوں میں دو تا تین سال بعد چارہ برسیم وغیرہ کاشت کریں۔
- اگر ممکن ہو تو پہلے پانی کے بعد وتر آنے پر دوہری بار ہیرو چلائی جائے۔اس سے جڑی بوٹیاں بہت حد تک تلف ہو جاتی ہیں اور زمین میں وتر دیر تک قائم رہتا ہے۔

- اگر تھوڑا رقبہ ہو تو فصل کے اُگاؤ کے بعد کھرپے یا کسولے سے خشک گوڈی کر کے فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ یہ عمل کافی موثر ہے بشرطیکہ کاشتکار کے پاس افرادی قوت میسر ہو۔
- داب کا طریقہ بھی جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے موثر ترین عمل ہے اس کے لیے وتر آنے پر رنبڑ مار کر کم از کم ایک یا دو ہل چلا کر سہاگہ دیں۔ زمین کو 5 تا 7 دنوں کے لیے یونہی پڑا رہ دینے سے زمین میں وتر آنے پر جڑی بوٹیاں اگ آئیں گی جو کاشت کے لیے زمین کی تیاری کے دوران تلف ہو جائے گی۔

نوکیلے پتوں والی جڑی بوٹیوں کا کیمیائی انسداد

نمبر شمار	اصل زہر	مقدار فی ایکڑ
1	کلوڈینافاپ پراپرجائیل	120 گرام
2	فینا کساپراپ پی ایتھائل	500 ملی لٹر
3	پنا کساڈین	330 ملی لٹر
4	ٹرالکا کسیڈیم + فینا کساپراپ پی ایتھائل + کلوڈینافاپ پراپرجائیل	500 ملی لٹر
5	کلوڈینافاپ + فلوکاربازون سوڈیم	300 ملی لٹر
6	سلفوسلفیوران	13.5 گرام

نوٹ: یہ زہریں 40 دن یا دوسرا پانی لگنے کے بعد نوکیلے پتوں والی جڑی بوٹیاں اگ آنے پر سپرے کریں۔

چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیوں کا کیمیائی انسداد

نمبر شمار	اصل زہر	مقدار فی ایکڑ
1	ٹرائی سلفوران	16 گرام
2	برومو کسنل + ایم سی پی اے	300 ملی لٹر
3	فلوراکسی پائیر + ایم سی پی اے	375 ملی لٹر
4	فلوراسولم + امائنو پائرالڈ	12.5 گرام
5	میٹ سلفیوران میتھائل + مٹرائی بینوران میتھائل	14 گرام
6	فلوراکسی پائیر + ٹرائی بینوران میتھائل	400 گرام
7	کارفیٹرزون میتھائل	20 گرام
8	فلوراکسی پائیر + فلوراسولم + ایم سی پی اے	400 ملی لٹر
9	کلورپائرالڈ + فلوراکسی پائیر + ٹرائی بینوران میتھائل	150 گرام
10	ٹرائی بینوران میتھائل + فلوراسولم	24 گرام
11	کلورپائرالڈ + فلوراکسی پائیر + ایم سی پی اے	175 گرام

نوکیلے اور چوڑے پتوں والی جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کرنے والی جڑی بوٹی مار زہریں

نمبر شمار	اصل زہر	مقدار فی ایکڑ
1	میزوسلفیوران میتھائل + فلوراسولم	120-150 ملی لٹر
2	آئسو پروٹوران + کارفینٹرزون میتھائل	800 گرام
3	میزوسلفیوران + آئیڈو، وسلفیوران	100 گرام
4	پائراکسولم	150 ملی لٹر
5	آئسو پروٹوران + بینسلفیوران	600 ملی گرام
7	میزوسلفیوران	150 ملی لٹر
8	میزوسلفیوران میتھائل + فلوراسولم + فلوراکسی پائیر	120 ملی لٹر
9	میزوسلفیوران میتھائل + فلوراسولم + ایم سی پی اے	400 ملی لٹر
10	پناکساڈین + فلوراکسی پائیرمیپٹائل + ایم سی آئسواوکٹائل	300 ملی لٹر

سلائی بوٹی اور تمام اقسام کی جڑی بوٹیوں کا کیمیائی انسداد

نمبر شمار	اصل زہر	مقدار فی ایکڑ
1	سائپروفلوآن + آئیسو پروٹران	1100 ملی لٹر

فصل کی برداشت

● فصل کی برداشت پوری طرح پکنے پر کریں ● فصل کی بروقت سنبھال کے لئے کٹائی گہائی سے پہلے ہی مزدوروں، تھریشر، ٹریکٹر، ٹرالی، ترپالوں یا پلاسٹک کی چادروں اور کمبائن ہارویسٹر وغیرہ کا انتظام کرلیں ● بارش کے دوران فصل کی برداشت بند کردیں اور موسم بہتر ہونے تک بند رکھیں ● بھریاں قدرے چھوٹی باندھیں اور سٹوں کا رُخ ایک ہی طرف رکھیں ● کھلواڑے چھوٹے رکھیں اور اُونچے کھیتوں میں لگائیں ● کھلواڑوں کے اِرد گرد بارش کے پانی کے نکاس کے لئے کھائی بنائیں ● فصل کی کٹائی اور گہائی کے دوران ہونے والے نقصان کو کم سے کم کرنے کی کوشش کریں یعنی استعمال ہونے والی مشینوں کو کام کے دوران چیک کرتے رہیں تاکہ اگر دانے توڑی وغیرہ میں جارہے ہوں تو ان کی کارکردگی کو بہتر بنائیں ● فصل کی باقیات کو ہرگز نہ جلائیں۔

ویٹ سٹراچاپر کا استعمال

اگر فصل کمبائن ہارویسٹر سے برداشت کی ہو تو ویٹ سٹراچاپر (Wheat Straw Chopper) کی مدد سے توڑی بنائیں۔ اس سے ایک طرف اضافی آمدن حاصل ہوتی ہے اور دوسرا یہ کہ فصل کی باقیات کو جلانے کی بجائے صحیح طور پر استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے۔

فصل کی باقیات کو جلانے کی سخت ممانعت

فصل کی باقیات کو آگ لگانا سختی سے منع ہے، لہٰذا فصل کی برداشت کے بعد ناڑ وغیرہ کو ہرگز آگ نہ لگائیں کیونکہ اس سے ماحولیاتی آلودگی (سموگ) پیدا ہوتی ہے نیز شاہراہوں کے قریب لگائی

جانے والی آگ جان لیوا حادثات کا باعث بھی بنتی ہے۔ان دنوں آگ لگانا اس لئے بھی خطرناک ہے کہ نزدیکی کھیتوں میں کھڑی گندم کی فصل کے جل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔اس گرم موسم میں لگی ہوئی آگ پر قابو پانا نہایت مشکل ہوتا ہے۔لہٰذا فصل کی باقیات کو ہرگز آگ نہ لگائیں بلکہ توڑی بنانے والی مشین کے ذریعے توڑی بنائیں اور فصل کو مزید منافع بخش بنائیں۔بصورتِ دیگر ان باقیات کو روٹا ویٹر کے ذریعے زمین میں ملا کر اس کی زرخیزی کو بڑھائیں اور قیمتی کھادوں کے استعمال میں کمی لائیں۔

سبز کھاد والی فصلات کی کاشت

گندم کی برداشت کے بعد جن کھیتوں میں اگلی فصل کی کاشت میں تقریباً ڈیڑھ دو ماہ کا وقفہ ہوتا ہے جیسا کہ دھان کے علاقوں میں باسمتی اقسام کی کاشت۔ گندم کی برداشت کے بعد سبز کھاد والی فصلات کی کاشت کریں۔ان میں جنتر، مونگ، گوار اور رواں وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ان فصلوں کو پھول آنے پر روٹا ویٹر کے ذریعے زمین میں ملا دیں اور پھر اگلی فصل کی بوائی کریں۔اس طرح زمین کی زرخیزی بہتر کرنے میں مدد ملتی ہے اور بعد میں آنے والی فصل کی کھاد کی ضرورت میں بھی خاصی کمی آجاتی ہے۔

گندم کو ذخیرہ کرنا اور اس کی حفاظت

کاشتکار مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کریں تاکہ گندم کو ذخیرہ کرتے وقت نقصان دہ کیڑوں کے حملہ سے بچایا جا سکے۔

▪ گہائی

گندم کی تھریشنگ کرتے وقت یہ خیال رکھا جائے کہ دانے ٹوٹنے نہ پائیں کیونکہ ٹوٹے ہوئے دانوں پر کیڑوں کا حملہ جلد اور زیادہ ہوتا ہے۔

▪ جنس میں نمی کی مقدار

غلہ کو گوداموں میں رکھتے وقت اس میں نمی تقریباً 10 فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔دانوں کو دانت کے نیچے دبانے سے اگر کڑک کی آواز سے دانے ٹوٹیں تو نمی کی مقدار مناسب ہے۔اگر نمی زیادہ ہو تو جنس کو دھوپ میں سُکھا لیں۔

▪ غلہ کو بوریوں میں بھرنا

غلہ کو ذخیرہ کرنے کے لئے نئی بوریاں استعمال کریں بصورت دیگر پرانی بوریوں کو سفارش کردہ زہر کے محلول سے اچھی طرح سپرے کرنے کے بعد خشک کر کے استعمال کریں۔اگر ممکن ہو تو گندم ذخیرہ کرنے کے لیے ہرمیٹک تھیلے (Hermatic bags) یا ہرمیٹک کوکون (Hermatic cocoon) استعمال کریں، جس میں فیومیگیشن کی ضرورت نہیں ہوتی اور جنس کو لمبے عرصے تک محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

▪ گوداموں کی صفائی

گوداموں میں اگر کوئی دراڑیں وغیرہ ہوں تو وہاں مٹی یا سیمنٹ لگا کر اچھی طرح بند کر دیا جائے۔محکمہ زراعت کے عملہ کے مشورہ سے مناسب زہر کا سپرے کریں اور کم از کم 48 گھنٹے بند رکھنے کے بعد ان کے دروازے کھول دیئے جائیں۔4 تا 6 گھنٹے تک گوداموں میں داخل نہ ہوں اور اِن کی اچھی طرح صفائی کریں۔

▪ فیومیگیشن (Fumigation)

گوداموں میں چوہوں اور کیڑوں کے انسداد کے لیے ایلومینیم فاسفائیڈ کی 30 تا 35 گولیاں فی ہزار مکعب فٹ استعمال کریں۔گوداموں کی سال میں 3 مرتبہ فیومیگیشن کریں۔پہلی دفعہ ذخیرہ کرتے

وقت، دوسری دفعہ موسم برسات میں نمی بڑھنے پر اور تیسری دفعہ فروری کے مہینے میں جب درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ گودام کھولنے کے 4 تا 6 گھنٹے بعد اندر داخل ہوں۔ فیومیگیشن کے لئے زہر کی گولیاں کسی کپڑے وغیرہ میں باندھ کر رکھیں اور بعد میں ان کی راکھ کو تلف کر دیں اور جنس میں نہ جانے دیں۔

■ غلہ کی چوہوں سے حفاظت

چوہوں سے حفاظت کے لئے سفارش کردہ زہر کی گولیاں بنا کر رات کے وقت چوہوں کی گزرگاہ پر رکھیں تو یہ ان کو کھا کر مر جاتے ہیں۔

گھر میں بھڑولوں میں گندم ذخیرہ کرنا

بھڑولوں میں گندم محفوظ کرنے کے لیے درج ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

- 2 تا 3 گولیاں فی بھڑولہ (ایک ٹن) کسی کپ یا پیالے میں ڈال کر گندم کے اُوپر رکھیں اور بھڑولوں کو اچھی طرح ہوابند کر لیں۔
- کم از کم 20 دن تک بھڑولوں کو نہ کھولیں۔
- سال میں تین مرتبہ فیومیگیشن کریں۔ ایک غلہ ذخیرہ کرتے وقت اور دوسرا موسم برسات میں نمی بڑھنے پر اور تیسری بار فروری میں موسم تبدیل ہوتے وقت۔

کھانے کے لئے ملٹی گرین آٹے کا استعمال

گندم کے استعمال میں توازن اور آٹے کو زیادہ صحت افزاء بنانے کے لئے ملٹی گرین آٹے کو ترویج دیں، یعنی اس میں مناسب مقدار میں مکئی، جو یا باجرہ وغیرہ کو شامل کریں۔ اس طرح گندم کی کھپت میں کمی بھی آئے گی اور آٹا بھی زیادہ صحت بخش ہوگا۔

15 تا 31 اکتوبر 2025

زرعی سفارشات

زرعی سفارشات

عبدالحمید - ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

گندم

- بارانی علاقوں میں بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کے لیے گہرا ہل چلائیں تا کہ بوقت کاشت وتر مہیا ہو سکے
- زمین کی تیاری شروع کریں۔ بیج اور کھاد کا انتظام کریں
- پنجاب کے تمام بارانی علاقوں کے لیے محکمہ زراعت کی منظور شدہ گندم کی اقسام پاکستان 2013، فتح جنگ 2016، بارانی 2017، مرکز-19، ایم اے 21، نشان 21، عروج 22 اور شیراز 23 کو 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک کاشت کریں
- پنجاب کے آبپاش علاقوں کے لیے فیصل آباد -2008، اجالا 2016، جوہر 2016، بورلاگ 2016، زنکول 2016، اناج 2017، فخر بھکر 17، بھکر سٹار 19، غازی-19، اکبر-19، ایم ایچ 21، سبحانی 21، نشان 21، دلکش 20، این اے آر سی سپر، صادق 21، نواب 21، رہبر 21، ڈیورم 21، عروج 22، سویرا 24 اور فلک 2024 کے بیج کا انتظام کریں
- گندم کی بوائی کیلئے بیج کو صاف کر کے استعمال کریں
- پنجاب کے آبپاش علاقوں میں گندم کی کاشت یکم نومبر سے شروع ہوگی۔ لہٰذا بروقت کاشت کے لیے زمین کی اچھی تیاری کریں۔ وریال زمینوں میں دو تا تین دفعہ وقفہ وقفہ سے ہل چلائیں۔ اس سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں اور فصل کو غذائی اجزاء قابل حصول حالت میں مل جاتے ہیں۔ آخری تیاری کے لیے ہلکی زمین میں ایک بار ہل اور سہاگہ دینا کافی ہوتا ہے جبکہ بھاری میرا زمین میں دو بار ہل اور سہاگہ دیں

- جڑی بوٹیوں کے مؤثر تدارک کے لیے داب کا طریقہ اپنائیں۔جسکے لیے راونی کے بعد وتر آنے پر بوائی سے کچھ دن پہلے صبح سویرے ہل چلائیں اور سہاگہ دیں یہ عمل دو تین بار دوہرانے سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں گی۔داب کا یہ طریقہ اگیتی اور درمیانی کاشت میں با آسانی اختیار کیا جا سکتا ہے لیکن پچھیتی کاشت میں وقت کی کمی کے پیش نظر موزوں نہیں ہے
- یکم تا20 نومبر کے لیے شرح بیج 40، 21 تا نومبر 30 نومبر شرح بیج 45 اور یکم تا 10 دسمبر کے لیے شرح بیج 50 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔بیماری، جڑی بوٹیوں کے بیج سے پاک، صاف ستھرا اور صحت مند بیج کا ہی انتخاب کریں۔بیج کے اُگاؤ کی شرح 85 فیصد سے ہرگز کم نہیں ہونی چاہیے بصورت دیگر شرح بیج میں مناسب اضافہ کر لینا چاہیے
- کاشت سے پہلے بیج کو محکمہ زراعت کے عملہ کے مشورہ سے پھپھوندی کش زہر ضرور لگائیں تاکہ فصل بیماری سے محفوظ رہے

نوٹ: فیصل آباد 2008 اور پاکستان 13 کنگی سے متاثر ہوتی ہیں اس لیے ان کو کم رقبہ پر کاشت کریں

چنا

- چنے کی بروقت کاشت کریں۔مختلف علاقوں کے لیے چنے کا وقت کاشت مختلف ہے۔مثلاً گجرات، نارووال، جہلم اور راولپنڈی کے لیے 15 اکتوبر تا 10 نومبر، تھل (بھکر، خوشاب، میانوالی، لیہ اور جھنگ) کے بارانی علاقوں کے لیے ماہ اکتوبر اور آبپاش علاقوں کے لیے 20 اکتوبر تا 15 نومبر اور آبپاش علاقوں فیصل آباد، ساہیوال، ملتان، بہاولپور، بہاولنگر اور وسطی و جنوبی پنجاب کے دیگر اضلاع کے لیے آخر اکتوبر تا 15 نومبر جبکہ زیادہ زرخیز اور سیمبر کاشتہ کمادمیں چنے کا وقت کاشت 20 اکتوبر تا 10 نومبر ہے
- چنے کی عام جسامت والی اقسام کے لیے شرح بیج 30 کلوگرام اور موٹی جسامت والی اقسام کے لیے 35 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں
- چنے کی کاشت ہمیشہ ڈرل یا پور سے کریں تاکہ بیج مناسب وتر میں گرے اور بیج کی روئیدگی اچھی ہو۔

ریتلی میرا اور اوسط درجہ کی زرخیز زمینوں میں قطاروں کا فاصلہ ایک فٹ جبکہ میرا اور زیادہ بارش والے علاقوں میں فاصلہ ڈیڑھ فٹ ہو اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 6 انچ ہو

- ستمبر کاشتہ کماد میں کابلی چنے کی مخلوط کاشت بڑی کامیاب رہی ہے۔چار فٹ کے فاصلہ پر کاشتہ کماد میں بیڈ پر چنے کی دو لائنیں جبکہ دو تا اڑھائی فٹ کے فاصلہ پر کاشتہ کماد میں چنے کی ایک لائن کاشت کریں۔ جس کے لیے شرح بیج 15 تا 20 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں
- آبپاش علاقوں میں ایک بوری ڈی اے پی + چوتھائی بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی یا ڈیڑھ بوری یا نائٹروفاس + ایک بوری ایس ایس پی (18%) + آدھی بوری ایس او پی یا اڑھائی بوری ایس ایس پی (18%) + دو تہائی بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی فی ایکڑ بوائی کے وقت استعمال کریں
- بارانی علاقہ جات کے لیے ایک بوری ڈی اے پی + آدھی بوری ایس او پی فی ایکڑ بوائی کے وقت استعمال کریں
- اچھی پیداوار کے حصول کے لیے دیسی چنے کی اقسام بلکسر 2000، پنجاب 2008، بھکر 2011، بٹل 2016، نیاب سی ایچ 104، نیاب سی ایچ 2016، تھل 2020، بٹل 2021 ، بہاولپور چنا 21، بٹل 2022 , ٹی جی سٹرائیکر اور سٹار چنا جبکہ کابلی چنے کی اقسام سی ایم 2008، نور 2009، نور 2013، ثمن 2013، نور 2019، روہی چنا 2021 اور نور 2022 کاشت کریں

مسور

- مسور کی کاشت کے سلسلہ میں زمین کی تیاری شروع کریں
- منظور شدہ اقسام پنجاب مسور- 2009، چکوال مسور، پنجاب مسور 2019، پنجاب مسور 2020 اور مرکز 2009 کے بیج کا بندوبست کریں
- مسور کا وقت کاشت نارووال، راولپنڈی، سیالکوٹ اور چکوال کے لیے آخر اکتوبر تا نومبر کا پہلا ہفتہ اور بھکر، راجن پور، مظفر گڑھ، جھنگ، منڈی بہاؤالدین، گجرات، فیصل آباد اور جنوبی پنجاب کے دوسرے علاقوں کے لیے آخر اکتوبر تا 15 نومبر ہے

- آبپاش علاقوں میں پودوں کی مناسب تعداد حاصل کرنے کے لیے سفارش کردہ اقسام کا 90 فیصد اگاوَ والا 12 تا 14 کلوگرام اور بارانی علاقوں میں 14 تا 16 کلوگرام فی ایکڑ شرح بیج رکھیں اور زرعی توسیعی عملہ کے مشورہ سے کاشت سے پہلے بیج کو پھپھوندی کش زہر ضرور لگائیں
- ایک بوری ڈی اے پی + آدھی بوری ایس او پی + 10 کلوگرام یوریا یا اڑھائی بوری ایس ایس پی (18%)+ آدھی بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی فی ایکڑ ڈالیں

روغندار اجناس: توریا، رایا اور سرسوں (کینولا)

- کاشتکار زیادہ سے زیادہ رقبہ پر کینولا یعنی میٹھی سرسوں کاشت کریں۔ اگر علیحدہ رقبہ میسر نہ ہو تو ستمبر کاشتہ کماد، چنے، گندم اور برسیم وغیرہ میں کامیابی سے اس کی مخلوط کاشت کی جاسکتی ہے
- بیج کے حصول اور کاشتی امور کی رہنمائی کے لیے محکمہ زراعت توسیع کے عملہ سے رجوع کریں
- ربیع اقسام میں سے کینولا اقسام پی اے آر سی کینولا، رچنا کینولا، خانپور کینولا، بارانی کینولا، سپر کینولا، ٹی ایم کینولا اور ساندل کینولا و دیگر منظور شدہ مخلوط اقسام کا وقت کاشت شمالی پنجاب میں 20 ستمبر تا 20 اکتوبر، وسطی اور جنوبی پنجاب میں یکم تا 31 اکتوبر، سپر رایا، خانپور رایا، چکوال رایا، چولستان رایا، کیزولا، بارانی سرسوں، بارانی سٹار، چکوال سرسوں کا 15 اکتوبر تک اور سرسوں ڈی جی ایل اور روہی سرسوں کا یکم تا 31 اکتوبر تک ہے جبکہ یوا ے ایف 11 کا 15 اکتوبر تک ہے
- تارامیرا کا وقت کاشت بارانی علاقوں میں آخر اکتوبر تک اور آبپاش علاقوں میں شروع اکتوبر تا وسط نومبر ہے
- شرح بیج آبپاش علاقوں کے لیے ڈیڑھ تا دو کلوگرام جبکہ بارانی علاقوں میں دو تا اڑھائی کلوگرام فی ایکڑ رکھیں
- فصل کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے بیج کو پھپھوندی کش زہر تھایوفینیٹ میتھائل بحساب اڑھائی گرام فی کلوگرام بیج لگا کر کاشت کریں

- آبپاش علاقوں میں سفارش کردہ فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کی پوری مقدار اور نائٹرجنی کھاد کی ایک تہائی مقدار بوائی کے وقت اور بقیہ نائٹرجنی کھاد کو دو اقساط میں یعنی آدھی مقدار پہلے پانی کے ساتھ اور آدھی مقدار پھول آنے سے پہلے ڈالیں جبکہ بارانی علاقوں میں کھاد کی ساری مقدار بوائی کے وقت ڈالیں
- تیلدار اجناس کا بیج (NARC) اسلام آباد، پنجاب سیڈ کارپوریشن، مختلف زرعی تحقیقاتی اداروں مثلاً شعبہ روغندار اجناس (AARI) فیصل آباد، روغندار اجناس ریسرچ اسٹیشن خانپور، ریجنل زرعی تحقیقاتی ادارہ (RARI)، بہاولپور، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ (BARI)، چکوال اور مستند پرائیویٹ کمپنیوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے

سبزیات (آلو)

- آلو کی کاشت کا بہترین وقت اکتوبر کا پورا مہینہ ہے لہٰذا کاشتکار آلو کی بہتر پیداوار کے لئے آخر اکتوبر تک کاشت مکمل کریں
- آلو کی تازہ پیداوار بطور بیج نئی کاشت کے لیے موزوں نہیں ہوتی۔ کاشت سے پہلے بیج کی خوابیدگی کو توڑنا ضروری ہوتا ہے۔ آلو 8 تا 10 ہفتے پڑا رہنے سے خوابیدگی خود بخود ختم ہوجاتی ہے
- بیماری سے پاک تصدیق شدہ بیج کا استعمال کریں
- کاشت سے کم از کم 10 تا 12 دن پہلے بیج کو سردخانے سے نکال لیں اور سایہ دار جگہ پر رکھیں تاکہ بیج باہر کے عام درجہ حرارت سے اپنے آپ کو مانوس کرلے اور اس میں شگوفے پھوٹ آئیں
- موسم خزاں کی فصل کے لیے شرح تخم 1200 تا 1500 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں
- اگر گوبر کی کھاد نہیں ڈالی گئی تو عناصر صغیرہ یعنی فیرس سلفیٹ بحساب 10 کلوگرام، مینگا نیز سلفیٹ بحساب 4 کلوگرام اور بورک ایسڈ بحساب 2 کلوگرام فی ایکڑ ڈالیں

- کیمیائی کھادوں میں ڈی اے پی 2¼ بوری + یوریا 1½ بوری + ایس او پی 2 بوری + زنک سلفیٹ (21%) 10 کلوگرام یا نائٹروفاس 5 بوری + ایس او پی 2 بوری + زنک سلفیٹ (21%) 10 کلوگرام فی ایکڑ زمین کی تیاری کے وقت ڈالیں
- آلو کی بہترین اقسام پی آر آئی ریڈ، روبی، صدف، سیالکوٹ ریڈ، ایس ایچ-5، ساہیوال سفید، ساہیوال سرخ، کاسمو، راوی، ستلج، کشمیر اور بنجاب کے علاوہ کروڈا، اسپلی ریڈ، آسٹرکس، سانتے، موزیکا اور لیڈی روزیٹا کا تصدیق شدہ بیج استعمال کریں

لہسن

- شمالی پنجاب کے لیے لہسن کا وقت کاشت آخر ستمبر تا وسط اکتوبر اور وسطی اور جنوبی پنجاب کے لیے اکتوبر کا مہینہ ہے۔ منظور شدہ اقسام لہسن گلابی اور این اے آر سی جی۔1 ہیں
- تیار شدہ زمین کو پانچ پانچ مرلے کی کیاریوں میں تقسیم کرلیں۔ ہر کیاری کا ہموار ہونا ضروری ہے۔ پوتھیوں کو ہموار زمین پر لائنوں میں کاشت کریں۔ پوتھی کو زمین میں دو تین سینٹی میٹر گہرا دبا دیا جائے۔ اس کی جڑوں والا حصہ زمین میں رہنا چاہیے اور اوپر والا نوکدار حصہ باہر نظر آئے۔ پودے سے پودے کا فاصلہ چار انچ اور لائنوں کا فاصلہ آٹھ تا دس انچ ہونا چاہیے
- عام اقسام کے لیے درمیانے اور بڑے سائز کی صحت مند 200 کلوگرام پوتھیاں فی ایکڑ استعمال کریں۔ جبکہ این اے آر سی جی-1 کے لیے شرح بیج 800 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں
- 20 تا 25 ٹن فی ایکڑ گوبر کی کھاد ایک ماہ پہلے کھیت میں ڈال دی گئی ہو تو اچھی پیداوار ممکن ہے۔ دو بوری ڈی اے پی اور دو بوری ایس او پی فی ایکڑ زمین کی تیاری کے وقت استعمال کریں

ٹنل ٹیکنالوجی

- موسم گرما کی اگیتی سبزیاں اگانے کے لیے محکمہ زراعت کی سفارش کردہ ٹنل ٹیکنالوجی کی عملی تربیت حاصل کریں۔ اس مقصد کے لیے محکمہ زراعت (توسیع) یا ہارٹیکلچر ایکسٹنشن کے عملہ سے رابطہ کریں اور سبزیوں کی اگیتی اور زیادہ پیداوار لے کر اپنی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کریں
- ٹنل میں کھیرا اور گھیا کدو کی براہ راست کاشت بالترتیب 25 اکتوبر تا 15 دسمبر اور یکم نومبر تا 15 دسمبر کی جاسکتی ہے
- ٹماٹر اور شملہ مرچ کی پنیری پر انٹراکال، ٹاپسن ایم یا ریڈومل کا ایک فیصد محلول چھوٹے فوارے سے سپرے کریں

باغات (آم)

- شاخ تراشی مکمل کریں۔ خشک شاخیں کاٹتے وقت ساتھ سبز شاخ بھی دو انچ کاٹ دیں اور کٹی ہوئی جگہ پر بورڈو پیسٹ لگائیں
- اگر موسم خشک ہو تو اکتوبر میں آم کے باغات کو ایک آبپاشی ضرور کریں
- جڑی بوٹی مار زہروں کا سپرے کریں
- پودوں کے تنوں پر بورڈو پیسٹ لگائیں اور بورڈو مکسچر کا سپرے کریں
- زمین اور پتوں کا تجزیہ کروانے کے لیے ضلعی سطح پر موجود زمین اور پانی کا تجزیہ کرنے والی لیبارٹری سے رابطہ کریں

ترشاوہ پھل

- ضرورت کے مطابق جڑی بوٹی مار زہروں کا سپرے کریں
- پیوندکاری کا عمل جاری رکھیں
- تنوں پر نکلنے والے شگوفوں کو کاٹتے رہیں
- ضرورت ہو تو آبپاشی کریں

محکمہ زراعت پنجاب کے تحت سوشل میڈیا پر اعلانات کی تصویری جھلکیاں

خوشخبری

کاشتکاروں سے گندم کی فصل 3500 روپے فی من خریدنے کے لئے حکومت پنجاب اور پرائیویٹ سیکٹر میں معاہدہ

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

خوشخبری

وزیر زراعت پنجاب سید عاشق حسین کرمانی کے سیڈ کمپنیوں سے کامیاب مذاکرات - گندم کے تصدیق شدہ بیج کی قیمت 6500 روپے فی تھیلا سے کم کر کے 5500 روپے فی تھیلا کر دی گئی ہے

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

ضروری اطلاع

سموگ کے ممکنہ خدشات کے پیش نظر دھان کی کٹائی کے بعد مڈھوں کو آگ ہر گز نہ لگائیں

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

دھان کی باقیات کو زمین میں ملائیں

زمین کی زرخیزی بڑھائیں

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

خبردار / ہوشیار

CM PUNJAB
MARYAM NAWAZ

سموگ کنٹرول کیلئے دھان کی باقیات کو
آگ لگانا غیر قانونی عمل

دھان کی باقیات کو آگ لگانے کی صورت میں گرفتاری، سزا اور جرمانہ ہو سکتا ہے

کاشتکار دھان کی کٹائی کے بعد اسکی (باقیات مڈھوں اور پرالی وغیرہ) کو آگ ہرگز نہ لگائیں۔

دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے سے دھواں سموگ کا باعث بنتا ہے جو انسانی جانوں اور صحت کے لیے خطرہ ہے۔

دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے سے فضائی آلودگی میں اضافہ کے علاوہ زمین میں موجود نامیاتی مادہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچتا ہے۔

دھان کی کٹائی کے بعد سپر سیڈر کے استعمال سے کاشتکار دھان کی باقیات کو زمین میں ملانے کے ساتھ ساتھ گندم کی بوائی بھی کر سکتے ہیں۔

دھان کی باقیات کو سائنسی بنیادوں پر کارآمد بنانے کیلئے تاریخ میں پہلی بار سپر سیڈرز کی **60** فیصد سبسڈی پر فراہمی

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (روزانہ) **0800-17000** صبح 8 بجے سے رات 8 بجے تک کال کریں

SCAN FOR WEBSITE

SCAN FOR FACEBOOK

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

مریم نواز کا خواب --- سونا اُگلتا پنجاب

وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کا صوبہ میں جدید زرعی مشینری کے فروغ کیلئے

CM PUNJAB MARYAM NAWAZ

اربوں روپے کا تاریخ ساز پروگرام

کسان خوشحال
پنجاب خوشحال

درخواستوں کی وصولی کے لیے

آن لائن پورٹل کا افتتاح
وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے کر دیا

کسانوں کو جدید زرعی مشینری کی خریداری کے لیے بینک آف پنجاب کے ذریعے

3 کروڑ روپے تک بلا سود قرض

Scan for Website

Scan for Facebook

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (روزانہ) **0800-17000** صبح 8:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک کال کریں

محکمہ زراعت، حکومتِ پنجاب

سید عاشق حسین کرمانی وزیرزراعت پنجاب لاہور میں پنجاب سیڈ کارپوریشن بورڈ کے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اُسامہ خان لغاری اور افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیرزراعت پنجاب گندم کے بیج کی قیمت میں کمی کے لئے سیڈ کمپنیوں کے نمائندوں سے مذاکرات کر رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اُسامہ خان لغاری اور افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں

افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب سیلاب زدہ علاقوں میں جاری سرگرمیوں اور فیلڈ میں موجود فصلوں کی صورتحال بارے منعقدہ جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف ہائی ٹیک فارم میکانائزیشن فنانسنگ پروگرام پورٹل کا افتتاح کرتے ہوئے

(تصویری جھلکیاں)